روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 14 دسمبر 2011ء 18 محرم 1433 ہجری 14 فتح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 280

جس سینے میں قرآن ہو

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔جس شخص نے قرآن کریم پڑھا تو اس نے گویا نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان رکھ لیا، فرق صرف یہ ہے کہ قرآن کریم اس پر وحی کے ذریعہ نازل نہیں کیا گیا پس حامل قرآن کیلئے ہرگز مناسب نہیں کہ اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہو اور وہ کسی بات پر غصہ کرے یا پھر جاہلوں کے ساتھ جہالت سے پیش آئے۔

(مستدرك على الصحيحين، كتاب فضائل القرآن، اخبار فی فضائل القرآن جزاول صفحه 738)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف کی ضرورت نزول کی اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی یہ دلیل پیش کی ہے کہ قرآن شریف ایسے وقت میں آیا ہے کہ جب تمام امتوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا اور کوئی دین روئے زمین پر ایسا نہ تھا کہ جو خداشناسی اور پاک اعتقادی اور نیک عملی پر قائم اور بحال ہوتا بلکہ سارے دین بگڑ گئے تھے۔اور ہر یک مذہب میں طرح طرح کا فساد دخل کر گیا تھا اور خود لوگوں کے طبائع میں دنیا پرستی کی محبت اس قدر بھر گئی تھی کہ بجز دنیا اور دنیا کے ناموں اور دنیا کے آراموں اور دنیا کی عزتوں اور دنیا کی راحتوں اور دنیا کے مال ومتاع کے اور کچھ ان کا مقصد نہیں رہا تھا اور خدائے تعالیٰ کی محبت اور اس کے ذوق اور شوق سے بکلی بے بہرہ اور بے نصیب ہو گئے تھے اور رسوم اور عادت کو مذہب سمجھا گیا تھا پس خدا نے جس کا یہ قانون قدرت ہے کہ وہ شدتوں اور صعوبتوں کے وقت اپنے عاجز بندوں کی خبر لیتا ہے اور جب کسی سختی سے جیسے امساک باران وغیرہ سے اس کے بندے قریب ہلاکت کے ہوجاتے ہیں باران رحمت سے ان کی مشکل کشائی کرتا ہے نہ چاہا کہ خلق اللہ ایسی بلا میں مبتلا رہے جس کا نتیجہ ہلاکت دائمی اور ابدی ہے۔سو اس نے بہ تعمیل اپنے قانون قدیم کے کہ جو جسمانی اور روحانی طور پر ابتدا سے چلا آتا ہے قرآن شریف کو خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نازل کیا اور ضرور تھا کہ ایسے وقت میں قرآن شریف نازل ہوتا کیونکہ اس پرظلمت زمانہ کی حالت موجودہ کو ایسی عظیم الشان کتاب اور ایسے عظیم الشان رسول کی حاجت تھی اور ضرورت حقہ اس بات کی متقاضی ہو رہی تھی کہ اس تاریکی کے وقت میں جو تمام دنیا پر چھا گئی تھی اور اپنے انتہائی درجہ تک پہنچ چکی تھی آفتاب صداقت کا طلوع کرے کیونکہ بجز طلوع اس آفتاب کے ہرگز ممکن نہ تھا کہ ایسی اندھیری رات خودبخود روز روشن کی صورت پکڑ جائے اور اسی کی طرف ایک دوسرے مقام میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔(۔) یعنے جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہو گئے ان کا راہ راست پر آنا بجز اس کے ہرگز ممکن نہ تھا کہ ان کی طرف ایسا عظیم الشان نبی بھیجا جاوے جو ایسی عظیم الشان کتاب لایا ہے کہ جو سب الٰہی کتابوں کے معارف اور صداقتوں پر محیط اور ہر یک غلطی اور نقصان سے پاک اور منزہ ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 658)

وقف جدید۔آسمان کی آواز

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔ (الفضل 31 دسمبر 1959ء)

(مرسلہ: ناظم مال وقف جدید ربوہ)

سکالرشپس برائے میڈیکل طلباء وطالبات

2011ء میں کسی حکومتی میڈیکل کالج میں MBBS میں داخلہ حاصل کرنے والے ضرورت مند احمدی طلباء وطالبات کیلئے سکالرشپس موجود ہیں۔ ایسے ضرورت مند طلباء وطالبات سے گزارش ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم اپنی درخواست مکرم صدر صاحب / مکرم امیر صاحب ضلع کی تصدیق، F.Sc کی مارک شیٹ کی نقل اور MBBS میں داخلہ کے ثبوت (داخلہ فیس کی رسیدات کی نقول وغیرہ) کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال کریں۔قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 20 جنوری 2012ء ہے۔

فون نمبر: 047-6212473

(نظارت تعلیم)

مشعلِ راہ

ماں باپ کی خدمت فرائض میں شامل ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 16/جنوری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

(۔)(الدھر:9) اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کر سکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرتے تو وہ گویا یتیم ہی ہے۔پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ نمبر 599)

اس بات سے کوئی یہ خیال کرے کہ بڑھاپے کی حالت میں وہ مسکینی کے زمرے میں آتے ہیں اور کچھ نہ کرے کہ صدقہ کے طور پر ماں باپ کی خدمت کرنی ہے۔لیکن تمہارے فرائض میں داخل ہے کہ ان کی خدمت کرو۔کیونکہ تمہاری جو حالت بچپن میں تھی وہ یتیمی کی حالت تھی۔والدین نے تمہیں یتیم سمجھ کے تو نہیں پالا پوسا بلکہ ایک محبت کے جذبے کے ساتھ تمہاری خدمت کی ہے۔آج وقت ہے کہ اسی محبت اور اسی جذبے سے تم بھی والدین کی خدمت کرو۔پھر والدین کے حق میں دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔جس طرح باپ کی دعا بیٹے کے حق میں قبول ہوتی ہے اور جس طرح ہر قدم پر ماں باپ کی دعائیں بچوں کے کام آرہی ہوتی ہیں۔اسی طرح بچوں کی دعائیں بھی ماں باپ کے حق میں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔

ملفوظات میں ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ظہر کے وقت ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تاکید سے فرمایا کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ۔

’’توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی دعا باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر502)

بٹالہ کے سفر کے دوران حضرت اقدس، شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سے ان کے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے اور نصیحت فرمائی کہ۔

’’ان کے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہئے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر (۔) کی صداقت کا قائل کرو۔اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے سچے (۔) کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجے کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیّز شخص ہوتا ہے شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں (۔) کی محبت ڈال دے۔(۔) والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔دنیوی امور جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہئے۔دل و جاں سے ان کی خدمت بجالاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 492)

حمدِ باری تعالیٰ (مناجات)

اے مِرے پیارے مرے پیارے خدا
اے مرے مالک مرے مشکل کشا
تیرے بن تو کچھ نہیں کچھ بھی نہیں
کچھ نہیں کچھ بھی نہیں تیرے سِوا
جانتا ہے تو سبھی کے بھید کو
کیا سراء ہے اور کیا تحت الثریٰ
ہے خبر تجھ کو سبھی احوال کی
ہے وطن میرے پہ کیسا ابتلاء
لُٹ گئے ہیں ظلمتوں کے ہاتھ سے
چھن گیا ہے ہاتھ سے اپنا دیا
اب مرے گلشن کی یہ تصویر ہے
خون سے ہر پھول ہے لِتھڑا ہوا
چار سُو پھیلے ہیں سائے خوف کے
اَمن ہے نہ عافیت کی کوئی جا
مار ڈالا ہے ہمیں اس وقت نے
بس یہی اک وقت ہے وقتِ دعا
اے خدا تو پھیر دے تقدیر کو
بخش دے اس قوم کو اک رہنما
پاسبانی خود جو ملت کی کرے
قید سے اغیار کی کر دے رہا
عشق کی توقیر اب مٹنے کو ہے
اے مری صبحِ وطن جلدی سے آ

ناصر احمد سید

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

(قسط نمبر 29)

شاہ حسین آف اردن کا جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے شاندار استقبال

اسلامی مملکت اردن کے جلالۃ الملک شاہ حسین نے اس سال ایران، ترکی اور سپین کے دورہ سے واپسی پر 9 مئی 1960ء کو لیگوس میں ایک روز قیام فرمایا۔شاہ کی آمد اگرچہ غیر رسمی حیثیت کی تھی، پھر بھی یہ موقعہ اس اعتبار سے بہت اہم تھا کہ نائیجیریا جیسے اسلامی علاقہ میں پہلی دفعہ ایک عرب مسلمان بادشاہ وارد ہوا تھا۔شاہ کی آمد کا اعلان صرف ایک روز پہلے کیا گیا تھا۔اس کے باوجود احمدی احباب کو استقبالیہ کے لئے فوراً منظّم کیا گیا۔ایک سبز جھنڈے پر عربی میں اھلاً وسھلاً و مرحباً اور انگریزی میں ’’Welcome King Hussain‘‘ لکھا ہوا تھا۔لیگوس کے احمدی احباب چودہ میل سفر کر کے لیگوس کے ہوائی اڈے پر پہنچے۔ جملہ احباب نے ’’احمدیہ مشن‘‘ کے بیجز لگا رکھے تھے۔اس طرح استقبال کرنے والوں میں یہ ممتاز گروہ اخباری نمائندوں، غیر ملکی اور ملکی پریس فوٹو گرافرز کے لئے بالخصوص ایک خاص کشش کا موجب ہوا انہوں نے اس منظر کی متعدد تصاویر لیں۔

جس وقت شاہ حسین کا طیارہ پہنچا احمدی احباب نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر، جلالۃ الملک یعیش، الملک حسین یعیش کے نعرے بلند کئے۔ نائیجیریا کے قائم مقام گورنر جنرل اور استقبال کرنے والے دوسرے افسر مشرقی انداز کے اس استقبال سے بہت متاثر ہوئے۔ ہوائی اڈے پر جمع ہونے والے لبنانی، شامی اور دوسرے مسلمانوں نے بھی اس استقبال کو بہت سراہا اور ان میں سے بعض نعرے بلند کرنے میں احمدیوں کے ساتھ شامل بھی ہوئے۔شاہ اردن کا لیگوس میں قیام صرف سولہ گھنٹے تھا۔احمدیہ مشن کی طرف سے ایک روز قبل منعقد ہونے والی فیسٹیول کمیٹی (Festival Committee) میں دوسری مسلمان جمعیتوں کے زعماء کو شاہ سے وفد کی صورت میں ملاقات کی تحریک کی گئی۔ اسی طرح گورنمنٹ ہاؤس سے ٹیلیفون پر ملاقات کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔لیکن اس وقت شاہ کا پروگرام معین طور پر معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو سکا۔لیگوس کے مقامی حاکم (OA) مسلمان تھے۔ جن کو جناب مولانا نسیم سیفی صاحب مشنری انچارج مغربی افریقہ نے ٹیلیفون پر تحریک کی کہ وہ ملاقات کی کوشش کریں۔ ان کی طرف سے کوشش کرنے پر صرف چار اصحاب کے لئے ملاقات کی اجازت حاصل ہو سکی چنانچہ لیگوس کے مقامی حاکم، ان کے ایک وزیر، احمدیہ مشن کے انچارج اور لیگوس شہر کے چیف امام پر مشتمل وفد نے گورنمنٹ ہاؤس میں شاہ سے ملاقات کی۔ جناب نسیم سیفی صاحب صاحب نے شاہ کو ہدیہ کے طور پر حسب ذیل کتب پیش کیں۔

(1) اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ الخطاب الجلیل مصنفہ حضرت مسیح موعود

(2) لائف آف محمدؐ تصنیف حضرت مصلح موعود

(3) ہمارے بیرونی مشن (انگریزی)، مصنفہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ۔

شاہ حسین نے یہ تحفہ بہت خوشی سے قبول کیا۔ پریس کے نمائندوں نے اس موقعہ پر متعدد تصاویر لیں۔لیگوس کے ممتاز ڈیلی ٹائمز اور ’’پائلاٹ‘‘ نے شاہ حسین کے کتب کا تحفہ قبول کرنے کی تصویر شائع کی۔

شاہ حسین نے اپنے قیام کے دوران میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب بھی کیا جس میں جناب نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر اخبار ’’ٹروتھ‘‘ کی طرف سے شامل ہوئے۔

شاہ حسین کو مذکورہ کتب کے تحفہ کے ہمراہ احمدیہ مشن کی طرف سے جو مکتوب لکھا گیا تھا اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

جلالۃ الملک شاہ حسین

السلام علیکم۔اھلاً وسھلاً ومرحباً

میں بصد ادب و احترام ملک نائیجیریا کے احمدیوں کی طرف سے اعلیٰ حضرت کو ہمارے ملک میں قدم رنجہ فرمانے پر دلی خوش آمدید عرض کرتا ہوں۔ ہر چند آپ کی یہ زیارت مختصر حیثیت کی ہے۔ہم آپ کے نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں ورود کے بہت قدر مند ہیں۔

جلالۃ الملک کے لئے ہمارے دلوں میں جو محبت جاگزیں ہے۔اس کی ایک علامت کے طور پر آپ کی خدمت میں ’’لائف آف محمدؐ‘‘ کا تحفہ بھی پیش کر رہا ہوں۔ جو ہماری جماعت کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی تصنیف ہے۔

(الخطاب الجلیل اور ہمارے بیرونی مشن، بعد میں شامل کی گئی تھیں)

اس امر کا ذکر یہاں بے تعلق نہ ہوگا کہ جلالۃ الملک کے مرحوم دادا امیر عبداللہ ہماری جماعت حیفا کے حق میں ہمیشہ مروت کا سلوک فرماتے رہے ہیں جس کے لئے ہم ان کے احسان مند رہیں گے۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرماتا رہے آمین۔

والسلام

نسیم سیفی

(الفضل 12/اپریل 1960ء صفحہ 3)

تاریخی اعتبار سے 1960ء میں لائبیریا میں ایک بہت ایمان افروز واقعہ پیش آیا جس کو ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

لائبیریا میں مصر کی جمعیۃ الاتحاد بین المذاہب کے جنرل سیکرٹری کی آمد

جماعت احمدیہ کے ایک محترم مربی مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مربی انچارج لائبیریا مشن کی تحریر فرمودہ 1960ء کی ماہوار رپورٹوں میں سے ایک میں وہ فرماتے ہیں:۔

’’حال ہی میں مصر کی ایک مشہور سوسائٹی جمعیۃ الاتحاد بین المذاہب کے جنرل سیکرٹری مسٹر بھجات قندیل اپنی سوسائٹی کی طرف سے افریقن ممالک کا دورہ کرتے ہوئے لائبیریا آئے۔ ان سے جمہوریت عربیہ متحدہ کے سفارت خانہ کے ذریعہ میری ملاقات ہوئی اور خاکسار نے انہیں احمدیہ مشن میں آنے کی دعوت دی۔سفارت خانہ کے نائب سفیر مسٹر انور فرید ہمارے اور ہماری دعوت الی اللہ کی کارروائیوں کے بڑے مداح ہیں۔ چنانچہ آپ نے ڈاکٹر بلی گراہم مسیحی مناد کے نام میری چٹھی کی بہت سی کاپیاں مجھ سے حاصل کر کے ’’منروویا‘‘ کے مختلف باأثر عیسائیوں اور سفارت خانوں کے کارکنوں کو اپنی طرف سے پیش کی تھیں۔انہوں نے مسٹر بھجات صاحب سے میرا تعارف کرا کے خود ہی انہیں جماعت احمدیہ کی یورپ و افریقہ اور امریکہ میں سرگرمیوں سے مختصراً آگاہ کیا۔

دوسرے روز شام کو مسٹر بھجات ہمارے مشن میں تشریف لائے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ٹھہرے رہے۔ انہیں حضرت مسیح موعود کی بعثت اور جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ سے روشناس کرایا گیا۔ نیز دنیا کے تمام اہم احمدیہ مشنوں کا بھی یکے بعد دیگرے تعارف کرایا اور ساتھ ساتھ دنیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم کردہ بیوت الذکر سکول کالج اور مشن سنٹرز کی تصاویر بھی دکھائیں اور اپنے اکثر احمدیہ انگریزی اور عربی اخبارات اور رسالوں اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف تحفہ بغداد اور استفتاء وغیرہ کی ایک ایک کاپی بھی انہیں تحفۃً پیش کی وہ یورپ اور امریکہ میں ہماری نئی بیوت الذکر کی تصاویر دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے اور جماعت احمدیہ کے ممبران اور خصوصاً بیوت الذکر کی تعمیر کے لئے چندہ دینے والوں کو بہت دعائیں دیں اور ہماری ہر بیت اور مشن کی ابتداء اور بنیاد وغیرہ کے متعلق جملہ معلومات تحریراً نوٹ کرتے رہے۔

اس کے بعد خاکسار نے ان کے استفسار پر حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور ایک احمدی اور غیر احمدی میں مابہ الامتیاز پر روشنی ڈالی۔

مسٹر بھجات صاحب نے آخر پر فرمایا کہ آپ کی باتیں واقعی نہایت قابل غور ہیں جنہوں نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے۔ہمیں خوشی ہے کہ آپ کی جماعت کے افراد فرض کفایہ کے طور پر یہ ذمہ داری ادا کر رہے ہیں نیز آپ نے کہا کہ میرے اپنے والد ازہر شریف کے خاص مشائخ میں سے ہیں اور میں خود بھی ازہر شریف کا تعلیم یافتہ ہوں اور ہمیں واقعی افسوس ہے کہ مصر کے اس اہم اور مقدس اسلامی ادارے کو باقاعدہ غیر ممالک میں دعوت الی اللہ کرنے اور دشمنان کے تبشیری حملوں کا مقابلہ کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی واپسی پر انشاء اللہ جامعہ ازہر کے سرکردہ مشائخ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں۔

مشن سے رخصت ہونے سے پہلے آپ نے مشن کی وزیٹرز بک میں مندرجہ ذیل ریمارکس دیئے:

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مربیان کی سرگرمیاں دیکھ کر مجھے ازحد خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ...... کا مبارک پیغام پہنچاتے رہنے کی توفیق عطا کرے۔

بھجات قندیل جنرل سیکرٹری جمعیۃ الاتحاد بین المذاہب 10 مئی 1960ء

(از الفضل 17/جولائی 1960ء صفحہ 4)

مجلۃ الازہر میں جماعت احمدیہ غانا کی تعلیمی خدمات کا تذکرہ

افریقن ممالک سے عربوں میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور دعوت الی اللہ کا تذکرہ ہو رہا ہے تو اس ضمن میں جامعہ احمدیہ غانا کی تعلیمی خدمات کا مجلۃ الازہر کی جانب سے اعتراف کا ذکر بھی کرتے چلیں جو اپنی اصل جگہ یعنی 1958ء کے واقعات میں درج ہونے سے رہ گیا ہے۔

جماعت احمدیہ غانا عرصہ دراز سے مسلمانان افریقہ میں تعلیم عام کرنے کی کوششیں کر رہی تھی۔

اس عظیم الشان جدوجہد کے شاندار نتائج و آثار عرب ممالک کے سامنے بھی آنے شروع ہوئے۔ چنانچہ شیخ الازہر مصر کی پریس برانچ کے ناظم الاستاذ عطیہ صقر نے ازہر یونیورسٹی کے ماہنامہ مجلۃ الازہر (جولائی 1958ء) میں ''الاسلام فی غانا'' کے موضوع پر ایک تحقیقی مضمون شائع کیا جس میں جماعت احمدیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا:

(جماعت احمدیہ) کی سرگرمیاں تمام امور میں انتہائی کامیاب ہیں اور ان کے مدارس کامیابی سے چل رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان مدارس کے تمام طلباء ان کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔

(تاریخ احمدیت جلد 20 صفحہ 100)

بعض عرب ممالک کے سیاسی حالات کا دینی جماعتوں پر اثر

پچاس کی دہائی میں شام سیاسی طور پر عدم استحکام کا شکار رہا۔ 1957ء میں شام کے ترکی کے ساتھ تعلقات اس حد تک خراب ہوئے کہ فوجیں سرحدوں پر جمع ہو گئیں اور جنگ کے ہولناک سائے دونوں ملکوں پر منڈلانے لگے۔ ایسی صورتحال نے شام کو سوویت یونین کے قریب ہونے پر مجبور کیا۔ جب مغربی ممالک کی طرف سے شام پر دباؤ بڑھنے لگا تو شام اور مصر نے آپس میں اتحاد کر لیا اور متحدہ جمہوریت کے صدر جمال عبدالناصر منتخب ہوئے۔ لیکن یہ اتحاد زیادہ دیرپا ثابت نہ ہو سکا کیونکہ اشتراکی نظام کے نفاذ، سیاسی جماعتوں پر پابندی جیسے امور نے فوج کو دخل دینے پر مجبور کر دیا اور 1961ء میں یہ اتحاد ٹوٹ گیا۔

اس مختصری وضاحت کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کرام کو اس پورے خطے کی صورتحال کا اندازہ ہو سکے کہ اس عرصہ کے سیاسی حالات کا دینی ماحول پر کس طرح اثر پڑا۔ اشتراکی نظام کی طرف میلان نے شام کے علاوہ اردگرد کے دیگر ممالک میں بھی نہ صرف سیاسی بلکہ دینی جماعتوں پر بھی پابندی لگا دی۔ حتیٰ کہ بعض ممالک میں مذہبی سرگرمیاں بھی بعض ایسے حکمرانوں کے زیر تسلط آگئیں جن کا دین سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا۔ اس کی ایک جھلک ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

جمال عبدالناصر کے نام ایک اہم مکتوب

ساٹھ کی دہائی کی ابتداء میں جب کہ شام اشتراکیت کی لپیٹ میں تھا جماعت احمدیہ پر پابندی لگا دی گئی، جماعت کے مرکز کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا اور افراد جماعت کو بحیثیت جماعت اپنی سرگرمیوں سے روک دیا گیا۔

ایسی صورتحال میں جناب سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے صدر جمہوریہ مصر جمال عبدالناصر کی خدمت میں ایک اہم مکتوب ارسال کیا جس کا عربی متن انہی دنوں جامعہ احمدیہ کے ترجمان ''البشریٰ'' کے شمارہ رمضان 1380ھ مطابق مارچ 1961ء صفحہ 39-40 میں بھی شائع کر دیا گیا تھا، اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

ترجمہ:

جناب صدر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آنجناب کی نظر دمشق میں جماعت احمدیہ کے مرکز کو حکومتی تحویل میں لینے اور افراد جماعت احمدیہ آئین کے مطابق دیئے ہوئے دینی اور فکری آزادی کے حق سے محروم کرنے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مذہبی آزادی کے اس حق کو دستور جمہوریہ عربیہ متحدہ بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جیسا کہ اس کی حفاظت دنیا کے تمام ممالک کے دساتیر کا اہم حصہ ہے۔

اس غیر آئینی اقدام سے عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو شدید دھچکا لگا ہے۔ جماعت احمدیہ وہ جماعت جو تمام بنیادی ارکان ...... پر پختہ ایمان رکھتی ہے۔ اور دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کے دفاع کی کوششوں میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔

اس جماعت کے مضبوط مراکز دنیا کے تمام علاقوں میں موجود ہیں خصوصاً امریکا، مغربی اور مشرقی افریقہ۔ اس جماعت نے ...... اور نبی کریم محمد ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع میں ایک ضخیم مجموعہ کتب بھی تالیف کیا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کی تفاسیر اور بڑی بڑی زبانوں جیسے انگریزی جرمن اور سواحیلی وغیرہ زبانوں میں تراجم قرآن کا بے نظیر کام سرانجام دیا ہے۔ ایسی جماعت کو دائرہ ...... سے خارج اور راہ راست سے منحرف جماعت قرار دینا نہایت سطحی خیالات کا نتیجہ اور بڑے ظلم کی بات ہے خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ دنیا کے موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ تمام ...... میں اتحاد و یگانگت قائم ہو۔

شاید آنجناب کو معلوم ہی ہو گا کہ جماعت احمدیہ نے کبھی بھی بڑے بڑے عربی مسائل سے خود کو باہر نہیں سمجھا۔ بلکہ اپنی ابتداء ہی سے ...... کو متحد کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اس سلسلہ میں ان کو پیش آنے والے ایسے خطرات سے آگاہ کرتی ہے جو ان کے ممالک کے مفادات کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اور جہاں تک عرب دنیا کے سب سے خطرناک مسئلے یعنی مسئلہ فلسطین کا تعلق ہے جو کہ ہر عربی مسلمان کے دل میں اولین درجہ کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ یہ عالمی امن کے جسم پر ایک ایسا بزدلانہ وار ہے جس کی کاٹ کو چار سو ملین مسلمان اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں، اس اہم ترین مسئلہ کے بارہ میں جماعت کی خدمات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

جب عالمی استعمار اور صیہونیت کے تعاون سے اس مذموم سازش کا تانا بانا بُنا جا رہا تھا اس وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک پمفلٹ ''اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ'' شائع کر کے ان کی اس شیطانی سازش کو بے نقاب کیا اور حقائق کو منظر عام پہ لائے۔ آپ نے فرمایا کہ:

''آپ نے فرمایا تھا کہ شر کی تمام قوتیں جمیع اطراف سے اسلام کے خلاف متحد ہو گئی ہیں اور باوجود آپس کے سیاسی اختلافات کے وحدت اسلام کو ہمیشہ کے لئے مٹانے کے لئے یک جان ہو گئی ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ دشمن کے اس حملے کے خطرے کو محسوس کریں اور فرداً فرداً اور جماعتوں کی صورت میں اسلام کی سرحدوں کے دفاع کیلئے کھڑے ہو جائیں''۔

اسی طرح آپ کو جب کبھی بھی موقع ملا آپ نے مسئلہ فلسطین کو ہمیشہ ترجیحات میں نمبر 1 پر رکھا۔ اور ہمیشہ اس خطرہ کا اظہار کیا کہ تمام عرب اسلامی ممالک کو عالمی صیہونی تنظیم کی طرف سے ناجائز قبضہ کا خطرہ ہے جس میں اسلام کے مقدس شعائر بھی شامل ہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے ایک جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے جو فرمایا وہ آخر میں پیش خدمت ہے آپ نے فرمایا:

''یہودیوں کی طرف سے فلسطین پر قبضہ ایک دردناک واقعہ ہے۔ لیکن آج کے حالات ضرور یکسر بدل جائیں گے اور فلسطین پر وہ زمانہ آنے والا ہے جب اس کا ہر پتھر مومنوں کو پکار پکار کر کہے گا کہ آؤ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دو''۔

اور وہ دن بہت قریب ہیں جب امت اسلامیہ ارض فلسطین کی وارث بنے گی۔

ہم آنجناب سے درخواست کرتے ہیں کہ (جماعت احمدیہ دمشق پر پابندی لگانے کے) اس معاملہ کو پر حکمت طریقہ سے ہینڈل کریں اور ایسا فیصلہ فرمائیں جس کا تقاضا تمام عرب فرقوں اور جماعتوں کو دینی آزادی کا حق دینے والا حکومت کا دستور کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو عربوں اور اسلام کے لئے بیش قیمت وجود کے طور پر قائم رکھے۔ والسلام

آپ کا مخلص

سید داؤد احمد

(البشریٰ (ربوہ) رمضان 1380ھ مطابق مارچ 1961ء صفحہ 39-40)

لبنان میں افراد جماعت احمدیہ کو قید و بند کی صعوبتوں کا سامنا

ساٹھ کی دہائی کے شروع میں مرکز احمدیہ ربوہ کی طرف سے لبنان میں پیغام حق پہنچانے کے لئے مولوی نصیر احمد خان صاحب مولوی فاضل کو 9 مارچ 1961ء کو روانہ کیا گیا۔ آپ اپنے فرائض کی بجا آوری کے بعد 10 دسمبر 1963ء کو واپس ربوہ تشریف لائے۔ آپ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

''لبنان میں مضطرب ملکی و مذہبی مخالفت کی وجہ سے ہمارے (مربیان) کو باقاعدہ بطور (مربی) قیام و کام کی اجازت نہیں اور مسیحی و غیر احمدی مسلمان حلقوں کی طرف سے ہماری مخالفت و سازشیں کی جاتی ہیں۔ چنانچہ مجھے وہاں کی جماعت سے معلوم ہوا کہ وہاں مجھ سے پہلے دو مرتبہ ہمارے سلسلہ کے دو مخلص ترین دوستوں اور استاذ منیر الحصنی صاحب (جو کہ سلسلہ کے مربی ہیں اور دراصل شام کے باشندے ہیں) اور السید محمد درجانی کے خلاف ان حلقوں کی طرف سے سخت اشتعال انگیزی کر کے ان کے قتل کی سازش کی گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ان کی حفاظت فرمائی اور دشمنوں کی سازش کو ناکام و نامراد کر دیا۔ الاستاد منیر الحصنی صاحب کو تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح محفوظ کر لیا کہ وہ اس رات اپنے مکان پر سونے کے لئے ہی نہ گئے اور دشمن انتظار کرتے کرتے خائب و خاسر رہے۔ اور السید محمد درجانی کو اس طرح بچا لیا کہ دشمن کے عین ہاتھا پائی کے وقت ایک نیک دل بزرگ ادھر آنکلے اور انہوں نے بیچ میں پڑ کر حملہ آوروں کو منتشر کر دیا۔

اسی طرح ایک مرتبہ میرے عرصہ قیام میں بھی ہمارے ایک مخلص دوست السید فائز الشہابی کے مکان کی تلاشی لی گئی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کو دفتر میں جمع کروا دیا گیا۔ اور میری واپسی کے دو ماہ بعد مجھے بذریعہ خط خبر ملی کہ ہمارے دو دوستوں السید فائز الشہابی اور محمد درجانی کے گھروں کی دوبارہ تلاشی لی گئی اور بعض بالکل جھوٹے الزاموں کی بنا پر انہیں کچھ وقت کے لئے زیر حراست بھی رکھا گیا۔ مگر بعد میں جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح ثبوتوں کی عدم موجودگی پر انہیں بری کر دیا گیا۔

نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

لیکن ان مشکلات اور مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی دن بدن وہاں ترقی ہو رہی ہے۔ اور سمجھدار مخلص اور متقی لوگوں میں احمدیت کا پیغام گھر کر رہا ہے۔ اور جن لوگوں تک پیغام جدوجہد کے ساتھ پہنچایا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ کے بعد احمدیت کے حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں۔ ایک آسمانی تائید یہ شامل حال رہی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا و استخارہ کے ذریعہ زیرِ دعوت الی اللہ لوگوں کو ان کی دعاؤں کا فوری جواب مل جاتا رہا اور حق ان پر ظاہر ہو جاتا رہا۔ میرے عرصۂ قیام میں کئی دوستوں کو اس سے فائدہ پہنچا جن میں سے دو بیان کرتا ہوں۔

السید طعمہ رسلان کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں بتایا کہ ''مُلکٌ بلا تاجٍ ولک تاجٌ بلا مُلکٍ'' جس پر خاکسار نے ان کو تعبیر بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعے بتایا ہے کہ دنیا میں کئی بادشاہ اور سلطنتوں کے مالک ایسے ہیں جو بظاہر تو تاج رکھتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں تاج نہیں۔ اور وہ لوگ ایمان کے تاج سے محروم ہیں۔ اور آخرت میں ان کے لئے کوئی بادشاہت اور تاج خدا تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے تجھے اس امام مہدی پر ایمان لانے کی وجہ سے ایمان کا عظیم الشان تاج عطا فرمایا ہے۔ اور اگرچہ تیرے پاس دنیاوی تاج تو نہیں مگر حقیقت میں تو ایمانی تاج کی بدولت روحانی بادشاہت کا مالک ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک تیرے لئے بادشاہت موجود ہے۔ چنانچہ اس دوست کو یہ تعبیر خوب سمجھ آ گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس نے حق کو قبول کر کے شرف بیعت حاصل کر لیا۔

ایک زیرِ دعوت دوست الشیخ جمیل الحلاق کو بھی خاکسار نے استخارہ کرنے کو کہا جس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر نہایت ہی صاف الفاظ میں ان کی حالت کے مطابق حق کو ظاہر کر دیا اور اس کے قبول کرنے کا طریق بھی سمجھا دیا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ حج کر رہے ہیں اور جب وہ حجر اسود کے طواف کرنے اور اس کو بوسہ دینے کے لئے جانا چاہتے ہیں تو ان کو ایک سپاہی روک کر کہتا ہے کہ ''اَنْتَ مَمْنُوْعٌ اَنْ تَحُجَ اِلّا بِاِذْنِ الْمَلِكِ''۔ خاکسار نے ان کو تعبیر بتائی کہ آپ امام وقت پر ایمان لانا اور ان کی بیعت کرنا چاہتے ہیں کیونکہ امام زماں ہی دراصل وہ مبارک وجود ہوتا ہے جس کا لوگ طواف کرتے اور اس کو بوسہ دیتے ہیں۔ مگر آپ کو یہ سعادت صرف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی نصیب ہو سکتی ہے۔ اور آپ کے لئے سخت ڈرنے کا مقام ہے کہ اگر آپ نے سستی کی تو بدنصیب رہنے کا مقام ہے۔ مگر رستہ موجود ہے۔ لیکن اجازت کی ضرورت ہے۔ اس لئے آپ کو بادشاہ ارض وسما جو کہ حقیقی بادشاہ ہے اس کے حضور دعاؤں پر بڑا زور دینا چاہئے تا کہ جرأت پیدا ہو اور اس کا فضل و اجازت نازل ہو۔ الغرض اس خواب میں اللہ تعالیٰ نے سائل کو صحیح اور مکمل جواب عطا فرما دیا اور اس پر حجت تمام کر دی۔ وہ دوست زیرِ دعوت تھے۔ دعا ہے مولا کریم ان کو حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہمیں شریر لوگوں کے شر سے محفوظ رکھا اور جب کبھی کسی نے شرارت کرنی چاہی تو اس کا کچھ نہ بنا۔ چنانچہ ایک موقع پر ایک مشہور شیخ محمد المناصفی نے وہاں کی مسجد میں چند لوگوں کو میرے خلاف کرنا چاہا تو اس موقع پر خاکسار نے ان لوگوں کے سامنے احمدیت کے عقائد کی تشریح کی جو ان لوگوں کو سمجھ میں آ گئی اور نیز خاکسار نے ان شیخ صاحب کے جھوٹے الزاموں کی بھی تردید کر کے دکھائی جس پر وہ لوگ خود اس شیخ کے خیالات کی تردید کرنے لگے اور اس پر ہنسنے لگے۔

اس کے علاوہ لبنان کے چوٹی کے ایک عالم و ادیب الشیخ عبد اللہ الصلایلی کے ساتھ کئی مرتبہ تبادلۂ خیالات ہوا۔ اس عالم کو حکومت کی طرف سے ہزارہا لیرات کا انعام واکرام اس کی ادبی و علمی خدمات پر مل چکا ہے۔ یہ شیخ صاحب بھی وفات مسیح کے قائل ہوئے اور نیز انہوں نے جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کی بیحد تعریف کی اور کہا کہ اس جماعت نے اس زمانہ میں (دین) کی لاج رکھ لی ہے۔

اس کے علاوہ لبنان کے چوٹی کے مسیحی فلاسفر و ادیب میخائیل نعیمہ کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور مسیح موعود کے ظہور کی بشارت دی۔ وہ دلائل سن کر بہت متاثر ہوئے۔ ان کو ام الالسنہ کے دعویٰ کو بیان کیا جس کو سن کر وہ سخت متعجب و حیران ہوئے اور اس بارہ میں خاص غور و فکر کرنے کا وعدہ کیا۔ (ان کو بھی حکومت کی طرف سے ہزاروں لیرات کا انعام و اکرام مل چکا ہے)

مفتیٔ اعظم فلسطین محمد امین الحسینی جو کہ مدت سے بیروت میں مقیم ہیں سے بھی متعدد بار گفتگو کا موقع ملا۔ ایک بار جبکہ وہ اپنے سیکرٹری احمد الخطیب اور بعض دیگر ملاقاتیوں کے ہمراہ خاکسار کے ساتھ تبادلۂ خیالات کر رہے تھے تو انہوں نے بھی وفات مسیح کا اقرار کیا۔ نیز وہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کو سراہتے ہیں۔ ان سے خاکسار کے اچھے دوستانہ تعلقات تھے جس کی بنا پر انہوں نے ہمارے احمدی فلسطینی دوستوں کو سینکڑوں لیرات کی اعانت و مدد فرمائی اور اب بھی میری درخواست پر کرتے رہتے ہیں۔

اس عرصہ میں ہزاروں لوگوں تک مسلسل طور پر احمدیت کے پیغام کو پہنچایا گیا اور مسیحی احباب کو قرآن کریم کے نسخہ جات و دیگر لٹریچر پہنچایا گیا۔ اور متعدد پادری صاحبان سے بھی بحث و تمحیص ہوتی رہی اور بالآخر وہ لوگ لاجواب ہی ہوتے رہے اور حاضرین ان پر ہنستے رہے۔

یہ عرصہ جماعت احمدیہ کی جماعتی تربیت و تعلیم و تنظیم کا خاص عرصہ تھا۔ اس عرصہ میں خاکسار نے جماعت کو ان پہلوؤں کے لحاظ سے نیز چندوں میں حصہ لینے کے لحاظ سے خاص طور پر تعلیم و تربیت دی۔ اور نمازوں کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا رہا۔ چنانچہ مشن ہاؤس میں (جو کرایہ کا مکان تھا) باقاعدہ نماز جمعہ ہوتی تھی۔ اور بعد میں سلسلۂ گفتگو و مسائل ہوتے تھے۔ اور ہر اتوار کو علمی و تربیتی میٹنگ ہوتی تھی جس میں متعدد زیرِ دعوت دوست بھی شامل ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر عید کی نماز و پارٹی بڑے ذوق و شوق سے منائی جاتی تھی۔ اور مشن ہاؤس اس موقع پر پُر رونق و آباد ہو جاتا تھا۔

یہ عرصہ دعوت احمدیت کے لحاظ سے بھی ایک نہایت مشغول و کامیاب عرصہ تھا۔ چنانچہ اس عرصہ میں ظہور مسیح موعود و امام مہدی پر خاص طور پر زور دیا گیا اور ہزاروں لوگوں تک اس کی بشارت دی گئی اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ جن لوگوں کو مسلسل اور باقاعدہ طور پر دعوت الی اللہ کی جاتی رہی وہ بالآخر احمدی ہو گئے۔ چنانچہ اس قلیل عرصہ میں سولہ عدد بالغ افراد نے احمدیت کی نعمت سے حصہ پایا اور شرف بیعت حاصل کیا۔ اور اگر ان کے تمام اہل خانہ اور بچوں کو شامل سمجھا جائے تو ان کی تعداد قریباً ستر اسّی بنتی ہے۔

ان نو احمدیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے استاد، پروفیسر، باقاعدہ شیخ و خطیب اور تاجر پیشہ صاحبان شامل ہیں۔

لبنان میں جماعت کافی ہے مگر وہاں باقاعدہ مشن ہاؤس اور مستقل مربی کی ضرورت ہے۔ لوگوں کا احمدیت کی طرف باوجود مخالفت کے میلان دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ تمام مشکلات کے باوجود وہاں جگہ پیدا کی جا سکتی ہے اور مشکلوں کو زیر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے جماعت کی تنظیم و تربیت کے پیش نظر وہاں پر مستقل مشن کی اشد ضرورت ہے۔

ایک خاص خدمت کا جو موقع ملا وہ اپنے وطن عزیز پاکستان کی خدمت تھی۔ چنانچہ اس بارہ میں خاکسار نے پاکستان کو متعارف کرانے اور اس کی کشمیر کا مسئلہ اجاگر کرانے میں کافی کام کیا اور لبنان کی یونیورسٹی میں اردو زبان اور بنگالی زبان کی تعلیم و تدریس کی سکیم پیش کر کے ان کی منظوری لی گئی۔ چنانچہ اب وہاں پر ان تینوں زبانوں کی تعلیم شروع ہو جائے گی۔ دونوں حکومتیں متفق ہو چکی ہیں۔

لبنان میں ابھی تک ہمارا کوئی مشن ہاؤس و بیت تعمیر نہیں ہوئی۔ ہمارا لٹریچر بھی وہاں مستقل ہے اور اگر زیادہ توجہ دی جائے تو لبنان میں احمدیت زیادہ مضبوط ہو جائے گی اور بے حد مفید ہو گی کیونکہ اس کا اثر تمام بلاد عربیہ و تمام دنیا پر پڑتا ہے۔

بہرحال اب لبنان میں مذہبی تعصب و مخالفت کا وہ رنگ نہیں جو آغاز احمدیت میں تھا۔ اب زمین کافی صاف و تیار ہو چکی ہے۔ کچھ حکومتی پابندیاں و مشکلات ہیں جن کو حل کرنا چاہئے اور اب وقت کا تقاضا ہے کہ اس زمین پر زیادہ کام کیا جائے۔

وہاں کی جماعت میں سے مکرم محمد درجنانی و صبحی قزق، حسین قزق اور ان کے برادران و فائز الشہابی و طعمہ رسلان و شیخ عبدالرحمٰن سلیم و محمود شنبور ڈاکٹر مصطفیٰ خالدی، صالح الحمودی و شیخ عبداللطیف الحداد و محمود و ظل اللہ و غیرھم اور ان کے خاندان عمدہ تعاون و اخلاص کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ ہماری جماعتیں بیروت، طرابلس، برجا، صور، صیدا و غیرہ شہروں میں ہیں۔ سب ملا کر لبنان کی جماعت کی کل تعداد قریباً تین صد افراد ہے۔

تقریبات کی فوٹوز جن میں افراد جماعت شامل ہیں وہ دفتر وکالت التبشیر میں باقاعدہ بھجوائی جاتی رہی ہیں۔

ایک خاص بات یہ ہے کہ لبنان میں پاکستان کے سفیر مکرم میاں نسیم احمد صاحب تھے جو ایک نہایت ہی مخلص و متقی احمدی تھے۔ آپ نے اس عرصہ میں جماعت احمدیہ لبنان کے ساتھ نہایت ہی مخلصانہ تعلق رکھا اور اپنے نمونہ سے احمدیت و پاکستان کی نمایاں و قابل تعریف خدمت کی۔ آپ ہر جمعہ کی نماز میں اور عیدین کی نماز میں باقاعدہ مشن میں تشریف لاتے تھے اور آپ نے احمدیت کی خدمت کے لئے نمایاں طور پر مالی مدد فرمائی۔ جماعت کی بیت کے لئے ایک عمدہ قالین پیش کیا اور بیت سوئٹزرلینڈ میں بھی دل کھول کر چندہ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اسی طرح مکرم میاں صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے بھی مالی مدد فرمائی''۔

مشعل راہ

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی قابل رشک صفت

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10 ر اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (-) کے بارہ میں کہ:

"اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابل رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا۔ اور درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقویٰ اور اطاعت الٰہی کو انتہا تک پہنچاتے ہیں۔ اور خدا کے خوش کرنے کے لئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان اور عزت اور مال کو ایک نا کارہ خس و خاشاک کی طرح اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے کو تیار ہوتے ہیں۔ اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔ اکثر لوگ باوجود.......... بیعت کے اور باوجود میرے دعوے کی تصدیق کے پھر بھی دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کے زہریلے تخم سے بکلی نجات نہیں پاتے بلکہ کچھ ملونی ان میں باقی رہ جاتی ہے اور ایک پوشیدہ بخل خواہ وہ جان کے متعلق ہو خواہ آبرو کے متعلق اور خواہ مال کے اور خواہ اخلاقی حالتوں کے متعلق ان کے ناقص نفسوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان کی نسبت ہمیشہ میری یہ حالت رہتی ہے کہ میں ہمیشہ کسی خدمت دینی کے پیش کرنے کے وقت ڈرتا رہتا ہوں کہ ان کو ابتلا پیش نہ آوے۔ اور اس خدمت کو اپنے پر ایک بوجھ سمجھ کر اپنی بیعت کو الوداع نہ کہہ دیں۔ لیکن میں کن الفاظ سے اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردی چیز پھینک دی جاتی ہے۔ اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ ان کا اول اور آخر برابر نہیں ہوتا اور ادنیٰ سی ٹھوکر یا شیطانی وسوسہ یا بد صحبت سے وہ گر جاتے ہیں۔ مگر اس جوانمرد مرحوم کی استقامت کی تفصیل میں کن الفاظ میں بیان کروں کہ وہ نور یقین میں دم بدم ترقی کرتا گیا"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

پھر آپ نے فرمایا "(-) مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونے کی محتاج تھی۔ اب تک ان میں ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جو شخص ان میں سے ادنیٰ خدمت بجا لاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے۔ اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے۔ حالانکہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی۔ بعض ایسے ہیں کہ پورے زور اور پورے صدق سے اس طرف نہیں آئے۔ اور جس قوت ایمان اور انتہا درجہ کے صدق و صفا کا وہ دعویٰ کرتے ہیں آخر تک اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔ اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھو دیتے ہیں اور کسی ادنیٰ امتحان کی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ خدا کے سلسلے میں بھی داخل ہو کر ان کی دنیا داری کم نہیں ہوتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہیں کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے طیار ہیں۔ لیکن جس نمونہ کو اس جواں مرد نے ظاہر کر دیا۔ اب تک وہ قوتیں اس جماعت کی مخفی ہیں۔ خدا سب کو وہ ایمان سکھاوے اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔ یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے کامل انسان بننے سے روکتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں بہت داخل ہوں گے مگر افسوس کہ تھوڑے ہیں کہ یہ نمونہ دکھائیں گے"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 57-58)

..............پھر فرماتے ہیں "جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودا ہوں"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 مطبوعہ لندن صفحہ 75)

(روزنامہ الفضل یکم جون 2004ء)

خلافت مبارک

مبارک مبارک خلافت مبارک
یہ تجدیدِ عہد و محبت مبارک

کروں شکر تیرا یہ دن جو دکھایا
یہ سو سالہ جشنِ خلافت مبارک

پرویا ہے ہم کو وفا کی لڑی میں
دلوں میں یہ بڑھتی اخوت مبارک

مسرت ہے دل میں مگر آنکھ نم ہے
مرے آنسوؤں کی عقیدت مبارک

یہ سر سجدے میں ہے لبوں پر دعا ہے
گلستانِ احمد کی قربت مبارک

تیرے فضل و احساں سے دل یہ غنی ہے
تری رحمتوں کی سخاوت مبارک

ہو مشرق یا مغرب ہیں دیوانے تیرے
ہر اک ملک میں احمدیت مبارک

ترے ہاتھ سے ہی لگا ہے یہ پودا
خدایا یہ تیری حفاظت مبارک

ترے کپڑوں سے روز ملتی ہے برکت
ترے لفظوں کی یہ صداقت مبارک

کبھی کاش لوٹے تو اپنے وطن کو
مرے دیدہ و دل کی یہ حسرت مبارک

تمنا ہے اتنی یہ زاہدؔ دعا ہے
رہے تا قیامت خلافت مبارک

سید طاہر احمد زاہد

صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ بلدیہ ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

حلقہ بحریہ ٹاؤن کراچی میں مورخہ 5 دسمبر 2011ء کو قبل از ظہر 6 بچوں نائلہ لطیف بنت مکرم لطیف احمد بلوچ صاحب بعمر 10 سال، فائزہ ارم بنت مکرم عبدالسلام بلوچ صاحب بعمر 13 سال، ہالہ شاہد بنت مکرم شاہد احمد صاحب بلوچ بعمر 14 سال، ثانیہ گوہر بنت مکرم محمد ابراہیم بلوچ صاحب بعمر 14 سال، حامدہ لطیف بنت مکرم لطیف احمد بلوچ صاحب بعمر 15 سال، نعمان شاہد ابن مکرم شاہد احمد بلوچ صاحب بعمر 15 سال کی تقریب آمین حب چوکی ضلع لسبیلہ بلوچستان میں زیر صدارت مکرم لیفٹیننٹ کمانڈر مرزا محمد یوسف صاحب صدر حلقہ بحریہ ٹاؤن کراچی منعقد ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کا کچھ حصہ سب بچوں سے سنا اور دعا کروائی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم صحیح طور پر پڑھنے اور اس کے علوم سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر بھرپور طور پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم شریف احمد باجوہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم منور احمد باجوہ صاحب ڈیفنس لاہور کی نواسی عزیزہ ذوا بنت مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب لندن بیمار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب حلقہ سبزہ زار ملتان روڈ لاہور عرصہ سے شوگر اور جوڑوں کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم ناظم الدین صاحب سابق زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک زخم ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرمہ عظمیٰ ظفر صاحبہ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے پیارے ابا جان مکرم چوہدری ظفراللہ صاحب وڑائچ 23 نومبر 2011ء کو ہارٹ اٹیک سے اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے۔ 24 نومبر 2011ء کو بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب نے دعا کروائی۔ آپ 15 جنوری 1930ء کو قادیان میں حضرت چوہدری حاکم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ بھی رفیق حضرت مسیح موعود تھیں۔

میرے پیارے ابا جان بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ بہت ملنسار اور خوش اخلاق تھے۔ دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھتے اور مسکراتے چہرے سے ملتے۔ ہمیشہ عزت سے پیش آتے اور مزاحیہ طبیعت کے مالک تھے۔ سب میں خوشی اور پیار بانٹنے والے نمایاں شخصیت کے حامل تھے۔ نمازوں کے پابند تھے اکثر درود شریف اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ اپنوں اور غیروں میں ہردلعزیز تھے۔ سب کے ساتھ الفت اور محبت سے پیش آتے۔ اپنے بچے اور بچیوں میں دوستانہ ماحول میں رہتے بلکہ پوتے اور پوتیوں، نواسے اور نواسیوں کے ساتھ بھی دوستانہ ماحول تھا اللہ تعالیٰ پر بہت توکل تھا۔ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان مانگتے رہتے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کی نصیحت کرتے رہتے۔ بہت حوصلے اور ہمت والے تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ آپ زعیم مجلس انصاراللہ چک 9 پنیار ضلع سرگودھا بھی رہے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے مکرم چوہدری اعجاز احمد ظفر صاحب، مکرم چوہدری محمود احمد ظفر صاحب، مکرم چوہدری ندیم احمد ظفر صاحب، مکرم چوہدری شیراز احمد ظفر صاحب، مکرم چوہدری شعیب احمد ظفر صاحب، تین بیٹیاں خاکسارہ، مکرمہ شازیہ صاحبہ، مکرمہ نادیہ صاحبہ چھوڑی ہیں۔ تمام بچے اور بچیاں شادی شدہ ہیں۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم چوہدری نصراللہ خاں چٹھہ صاحب آف مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ 5 دسمبر 2011ء کو 71 سال کی عمر میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم احمد اسلام طاہر صاحب معلم سلسلہ نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر معلم صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم اپنے علاقہ کی بااثر شخصیت تھے اور بڑے مخیر تھے۔ گاؤں کی بیت الذکر جو ایک ماہ قبل مکمل ہوئی ہے اس میں بڑھ چڑھ کر قربانی دی۔ مرحوم نے ایک بیٹے مکرم احمد شیراز چٹھہ صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ ہما نصراللہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نسل کو احمدیت کے ساتھ ہمیشہ پیوستہ رکھے۔ آمین

شکریہ احباب

❁ مکرم ڈاکٹر مرزا انس احمد صاحب ولنگ برو نیوجرسی امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

ہماری پیاری امی جان محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ سابق آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اہلیہ محترم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مربی انڈونیشیا کے انتقال پر ملال پر احباب جماعت نے خاص طور پر امریکہ، کینیڈا کی لجنات اور طالبات قرآن کلاس نے ہم سوگوار پسماندگان کے ساتھ بالمشافہ فون اور ایس ایم ایس پیغامات کے ذریعہ جس پرخلوص طریق پر اظہار تعزیت کیا۔ اس پر ہم سب افراد خاندان صمیم قلب سے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے اور اپنے فضلوں کا مورد وارث فرمائے۔ آمین

آخر میں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ مرحومہ کی بغیر حساب مغفرت فرمائے۔ انہیں پیاروں کی صحبت میں رکھے اور جنت الفردوس میں بلند مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مختار احمد صاحب ترکہ مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ)

❁ مکرم مختار احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 35/2 محلہ دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے بیٹوں مکرم ممتاز احمد صاحب، مکرم محمد اسحٰق صاحب، مکرم عبدالرزاق صاحب، مکرم عبدالقدوس صاحب اور مکرم عطاء الشکور صاحب میں بحصص شرعی منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مختار احمد صاحب (خاوند)
2۔ مکرم ممتاز احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم عبدالقدوس صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم عطاء الشکور صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرمہ خالدہ منیر صاحبہ (بیٹی)
10۔ مکرمہ متین اختر صاحبہ (بیٹی)
11۔ مکرمہ راشدہ طارق صاحبہ (بیٹی)
12۔ مکرمہ فوزیہ شکور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم شیخ نسیم الرحمٰن صاحب صدر حلقہ I-9 اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بیوہ مکرم شیخ محمد سلیم صاحب سابق کارکن دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان عرصہ دو ماہ ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار رہنے کے بعد مورخہ 3 دسمبر 2011ء کو پمز ہسپتال اسلام آباد میں بعمر 80 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی کی بیٹی، حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے از 313 کی پوتی اور مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ لہٰذا بیت الذکر اسلام آباد میں نماز جنازہ کے بعد میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں بیت المبارک ربوہ میں اسی روز بعد نماز مغرب مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم رفیق صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میری پھوپھو کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین

درخوست دعا

☆ مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں

میرے والد محترم رشید احمد بھٹی صاحب شکور پارک ربوہ سخت علیل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور فعال لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

☆ مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم نور الحق صاحب مظہر (والد محترم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ گھانا افریقہ) گزشتہ تین سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ آج کل نزلہ، زکام اور کھانسی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ شافی مطلق اپنے فضل سے صحت و تندرستی والی عمر عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

شعبہ گائنی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

۞ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ گائنی ہمیشہ کی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے۔ اب مندرجہ ذیل سہولیات کی مدد سے مریضوں کے علاج میں مزید آسانی پیدا کی جا رہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سہولیات پاکستان کے صرف چند چوٹی کے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

☆ ہڈیوں کی مضبوطی معلوم کرنے کیلئے Bone Densitometer کا استعمال۔

☆ الٹرا ساؤنڈ کی جدید قسم Color Doppler کا استعمال۔

☆ رحم کے منہ کے کینسر کی تشخیص کیلئے Colposcopy کا استعمال۔

☆ مخصوص ایام میں خون کے زیادہ اخراج کو کم کرنے کیلئے Thermachoice یعنی بغیر آپریشن رحم نکالنے کا علاج۔

☆ بچہ دانی کے اندرونی دیواروں کا معائنہ کرنے کیلئے Hysteroscopy کا استعمال۔

☆ دوران زچگی بچے کے دل کی رفتار معلوم کرنے کیلئے CTG کی سہولت۔

☆ گائنی وارڈ اور لیبر وارڈ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کیلئے موثر طور پر علیحدہ انتظام۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ کی طالبہ ستارہ بروج اکبر کا اولیول میں نیا ورلڈ ریکارڈ

ایسے ہونہار طالب علم ملک وقوم کا نام روشن کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب

ربوہ کی ہونہار گیارہ سالہ طالبہ ستارہ بروج اکبر نے انگریزی، ریاضیات اور سائنس میں اولیول کا امتحان کم عمر میں پاس کرنے کا نیا ورلڈ ریکارڈ قائم کر دیا ہے اس سے پہلے وہ 9 سال کی عمر میں کیمسٹری کے ساتھ اولیول پاس کر کے پاکستان بھر میں ریکارڈ قائم کر چکی ہیں۔ خبر رساں ایجنسی اے پی پی کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ربوہ کی گیارہ سالہ طالبہ کی طرف سے کم سے کم عمر میں اولیول کا امتحان پاس کر کے ورلڈ ریکارڈ قائم کرنے پر دلی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ستارہ اکبر کو انگلش، سائنس اور ریاضی میں امتیازی نمبر حاصل کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے ہونہار طالب علم ہی ملک وقوم کا نام روشن کرتے ہیں اور ان نونہالوں پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 13 دسمبر 2011ء)

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

سینٹ میں خواتین پر تیزاب پھینکنے، جبری شادی اور ونی سے متعلق ترمیمی بل منظور

سینٹ نے خواتین پر تیزاب پھینکنے کے واقعات روکنے سے متعلق فوجداری ترمیمی بل متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ قومی اسمبلی پہلے ہی بل کی منظوری دے چکی ہے۔ بل کے مطابق تیزاب پھینکنے والے کو 14 سال قید ہوگی۔ سینٹ نے خواتین کی جبری شادی، ونی اور سورہ میں دینے سے متعلق ترمیمی بل منظور کیا جس کے مطابق قرآن سے خواتین کی شادی پر تین سے سات سال قید، خواتین کو جائیداد سے محروم کرنے پر 5 سے 10 سال قید اور جرمانہ جبکہ عورت کی جبری شادی، ونی یا سورہ میں دینے پر 5 لاکھ جرمانہ ہوگا۔

امریکہ کا ڈرون آپریشن جاری رکھنے کا اعلان

امریکی حکام نے شمسی ائیربیس سے انخلاء کے بعد بھی پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے لئے ڈرون سمیت دیگر آپریشنز جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ انکشاف نیویارک ٹائمز نے اپنی ایک رپورٹ میں کیا ہے۔

خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کے لئے پاکستانی سفیروں کی کانفرنس

ملک کی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کے لئے وزیر خارجہ کی زیر صدارت اہم ملکوں میں تعینات پاکستانی سفیروں کی کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس کے شرکاء کو ڈی جی آئی ایس آئی کی جانب سے نیٹو حملے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر بریفنگ دی گئی۔ کانفرنس میں پاکستان کے امریکہ، افغانستان اور بھارت کے ساتھ تعلقات سے متعلق خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کی جائے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔ دسمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:07

گھریلو سامان برائے فروخت
تین ڈیجیٹل پروفیشنل کیمرے D1X Body
Nikon DIX (Belgium Made)۔ وی سی آر پیناسونک
ڈائننگ ٹیبل۔ 2 پنکھے سیلنگ۔ 2 موڑیں چھوٹی۔
گملے پودوں کے ساتھ۔ نزد بیت الکرامہ
047-6213821۔ 0332-7447991

کاٹن، لیڈیز اینڈ جینٹس سلک اور بیڈ شیٹ کی اعلیٰ ورائٹی بارعایت خرید فرمائیں۔
محمود کلاتھ اینڈ برقعہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: محمد مسعود احمد طارق: 047-6211452, 0345-7965783

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

FR-10